مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2020

اردو (الیکٹیو)

Urdu (Elective)

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سر سری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح کے ہی انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی

تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ یہ جائزہ لینے اور اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے، ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدِ نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم پوچھے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیے جائیں اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کیے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ ہر روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر سے لے کر اسّی (80) نمبر تک ہیں۔ براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر ممتحن یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی ہے۔ اس عمل سے گریز کرنا ضروری ہے۔

(15) اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن / ممتحن کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورے نمبر دیے جائیں۔

(16) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (a)/(b)/(c) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

Series — HMJ	SET — 4

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو(الیکٹیو)

URDU (Elective)

کل نمبر:80 — مقررہ وقت:3 گھنٹے

M.M. 80 — Time Allowed: 3 Hours

سوال نمبر	ممکنہ جوابات /ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1	**(حصہ-الف)** درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10 **(الف)** "نقل کانی مجھے وراثت میں ملی ہے۔ اب میں عارضی طور پر اس جگہ کی طرف لوٹ رہا ہوں جہاں میرے کئی بزرگوں اور عزیزوں نے آخری سانسیں لی تھیں۔ جس مکان میں میری ماں نے جان دی تھی اور جس کی شکل بھی مجھے یاد نہیں ہے کیوں کہ تب میں صرف دو اڑھائی سال کا تھا۔ اسی مکان میں اسے پھر تلاش کروں گا۔ میں بھی اسی مکان میں پیدا ہوا تھا۔ لاہور میں جوان ہوا تھا اور وہاں سے جوان ہی ہو کر آیا تھا۔ اب چھپّن برس کی عمر میں وہاں لوٹ رہا ہوں۔ میرے بچپن اور بڑھاپے کے درمیان عمر کا یہ فاصلہ کس قدر طویل ہو گیا تھا، جواب ریل کی رفتار کے ساتھ لمحہ بہ لمحہ سمٹتا جا رہا ہے، کم ہوتا جا رہا ہے۔ اسی فاصلے کو میں بے شمار بار خوابوں کی مدد سے آناً فاناً لانگھ گیا۔ خوابوں کے سامنے سرحدیں اور فاصلے	

کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ میں اپنے ماضی کے ساتھ اس لیے ابھی تک جڑا رہا ہوں کہ وہ میرے خوابوں میں اپنی اصلی حالت میں موجود رہا ہے۔ میں نے اتنا عرصہ خوابوں کے ساتھ جینا سیکھا ہے۔ میں نے اپنے ماضی کو بھلانے کی کبھی کوشش کی تو یہ اچانک میری کسی نہ کسی کہانی میں گھس کر بیٹھ گیا۔ ماضی انسان کی پہچان بن جاتا ہے۔ یہ نہ ہو تو وہ بالکل اجنبی بن جائے۔ کسی دوسری ہی دنیا کا انسان جس کے پاؤں زمین کے ساتھ نہیں لگے ہوں گے۔ ماضی ہماری زمین ہے اور زمین ہی کے ساتھ ہم نے ہمیشہ گہرا رشتہ قائم کر رکھا ہے۔"

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(ii) مصنف عارضی طور پر کس جگہ کی طرف لوٹ رہا ہے؟

(iii) مصنف ماضی کے ساتھ ابھی تک کس لیے جڑا رہا؟

(iv) مصنف نے ماضی کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(v) درج ذیل کے معنی لکھیے:

نقل مکانی — آناً فاناً

(ب)

"بڑے بحث و مباحثے کے بعد یہ پتہ چلا کہ مالدار ہونے کی یہ بیماری اس لیے ہے کہ لوگ رات کو سوتے ہیں اور سویرے اٹھ کر تکیہ ہٹاتے ہیں تو روز دو لاکھ پاتے ہیں۔ اس بات پر جب اور تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ دیوی نے یہ شرط لگائی تھی کہ جو صبح سو کر اٹھے گا اس کے تکیہ کے نیچے سے یہ دولت نکلے گی۔ اس کی تصدیق کے لیے حکومت نے تجربہ کے طور پر کچھ لوگوں کو ایک رات جگائے رکھا اور صبح ہونے پر سوئے بغیر ان لوگوں نے جب اپنے تکیے کو ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر حکومت کو تسلی ہوئی۔ اس نے ملک کے چوٹی کے سائنٹسٹوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ اگر اس ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو ملک میں دولت کی اس بیہودہ تقسیم کو ختم کرنا ہی ہوگا۔ دولت تو کمانے کی چیز ہے جو پڑی مل جائے اور وہ بھی ایک ہی وقت میں سب کو مل جائے، اسے خدا کا عذاب کہا جائے

	گا، دولت نہیں۔ سائنس دانوں نے اس سلسلے میں حکومت کے خیال کی تائید کی تو طے پایا کہ کوئی ایسی دوا ایجاد کی جائے جو لوگوں کی راتوں کی نیند چھین لے۔ بڑی عرق ریزی کے بعد سائنس دانوں نے ایک ایسا انجکشن تیار کیا جس کے لگانے سے آدمی کو مہینوں نیند نہ آئے۔ ان انجکشنوں کو سرکاری اسپتالوں میں گلوکوز کے نام سے پہنچایا گیا۔ جہاں ہزاروں شہریوں کو سرکاری کارندے روز پکڑ کر لاتے اور انھیں یہ گلوکوز چڑھا دیا جاتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی نے رات کو سونا چھوڑ دیا اور وہ کچھ ہی دنوں میں کنگال ہو گئی۔ یہ آبادی راتوں کو جاگتی اور دن بھر اپنی مفلسی پر آہیں بھرتی تھی۔"	
	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟	
	(ii) لوگوں کے مالدار ہونے کی وجہ کیا تھی؟	
	(iii) حکومت نے کیا تجربہ کیا؟	
	(iv) سائنس دانوں نے کیا دوا ایجاد کی اور کیوں؟	
	(v) ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی کیوں کنگال ہو گئی؟	
	جواب:	
	(الف)	
2	(i) سبق کا نام — "زرد پتوں کی بہار" مصنف کا نام — رام لعل	
2	(ii) مصنف عارضی طور پر پاکستان میں اسی جگہ لوٹ رہا تھا جہاں اس کے کئی بزرگوں اور عزیزوں نے آخری سانسیں لی تھیں۔	
2	(iii) مصنف ماضی کے ساتھ اس لیے جڑا رہا کیوں کہ اس کے خوابوں میں وطن کی یادیں آج تک محفوظ ہیں۔	
2	(iv) ماضی کے بارے میں مصنف نے کہا کہ "ماضی انسان کی پہچان ہوتا ہے" اگر یہ نہ ہو تو وہ بالکل اجنبی بن جاتا ہے۔	

	(v) **الفاظ** — **معنی** نقل مکانی — ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا آناً فاناً — فوراً / جلدی جلدی	2 **کل نمبر** = 10
	(ب)	
	(i) سبق کا نام — ''سکون کی نیند'' مصنف کا نام — اقبال مجید	2
	(ii) لوگوں کے مالدار ہونے کی وجہ یہ تھی رات کو لوگ سوتے تھے اور صبح کو تکیہ ہٹاتے تو دو لاکھ پاتے تھے۔	2
	(iii) حکومت نے یہ تجربہ کیا کہ کچھ لوگوں کو ایک رات جگائے رکھا تو جب انھوں نے تکیہ ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہیں ملا۔	2
	(iv) سائنس دانوں نے ایسا انجکشن تیار کیا جس سے راتوں کی نیند چھن گئی تاکہ تکیوں کے نیچے سے روپیہ نہ مل سکے۔	2
	(v) حکومت کے کارندے گلوکوز کے نام پر ایسا انجکشن لوگوں کو لگاتے تھے تاکہ انھیں رات کو نیند نہ آئے اور انھیں روپیہ نہ مل سکے، اس طرح آدھی آبادی کنگال ہوگئی۔	2 **کل نمبر** = 10
2	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا سو (100) الفاظ میں جواب لکھیے۔ 5 (i) خطوط غالب کی خصوصیات کیا ہیں؟ (ii) افسانہ ''فوٹو گرافر'' کی روشنی میں قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیجیے۔ **جواب:** (i) غالؔب کا سب سے بڑا نثری کارنامہ ان کے خطوط ہیں۔ غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنادیا اور لمبے چوڑے القاب و آداب سے گریز کیا ہے۔ غالب کے خطوط ان	

5 5 کل نمبر= 5	کی اپنی زندگی اور اس زمانے کے بہت سے دلچسپ واقعات کے عکّاس ہیں۔ غاؔلب کے خطوط ایک تاریخی مواد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غاؔلب کے خطوط کا انداز ایسا ہے جس کی نقل ممکن نہ ہو سکی اور یہ واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی عمدہ مثال ہیں۔ غاؔلب کے خطوط میں طنز و مزاح کا عنصر ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ ''فوٹو گرافر'' قرۃ العین حیدر کا ایک علامتی اور خوب صورت افسانہ ہے۔ اس افسانے میں انھوں نے کائنات کی ایک بڑی حقیقت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عروج کو زوال ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ یہ ان کا مختصر افسانہ ہے اس کے باوجود اس میں انھوں نے اجتماعی زوال اور انسانی زندگی میں ''وقت'' کے عمل دخل کو کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ قرۃ العین حیدر نے اس افسانے کے ذریعے کائنات میں فنا کے تسلسل کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ افسانے میں پر کشش اور دل کو لبھانے والی چیزیں بھی شامل کی ہیں جو انسانی زندگی کو با معنی بناتی ہیں۔ افسانہ فوٹو گرافر میں دو نامور فن کاروں کو مرکزی کردار بنایا ہے جو دنیا کی بھیڑ سے گھبرا کر سکون کی تلاش میں گمنام پہاڑی پر واقع گیسٹ ہاؤس میں آتے ہیں۔ اس طرح یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ دنیا بھی ایک گیسٹ ہاؤس ہے۔	 (ii)	
	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 5 سکھ مدرسے میں رہنے والی بچی لالی کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ فصل پک جانے پر ہوری کیوں خوش تھا؟ احتشام حسین نے آزاد اور خوجی کے کرداروں میں کن مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے؟	 (i) (ii) (iii)	3

	(iv) ''مچھر جانتا ہے کہ دشمن کے دوست بھی دشمن ہوتے ہیں''۔ خواجہ حسن نظامی کے اس جملے کی وضاحت کیجیے۔	
	جواب:	
	(i) لالی مدرسے سے غائب تھی۔ کچھ لڑکے اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گئے۔ وہاں ایک بھٹ کے باہر خون میں لت پت اس کے کپڑے اور اس کی کھوپڑی پڑی تھی۔ اسے لکڑ بھگا اُٹھا لے گیا تھا۔	2½
	(ii) ہوری خوش تھا اس لیے کہ اس نے سوچا کہ کتنا اچھا وقت آ پہنچا ہے۔ اب نہ اہلمد کی دھونس ہوگی نہ بنیے کا کھٹکا ہوگا، نہ انگریزوں کی زور زبردستی ہوگی اور نہ ہی زمین دار کا کوئی حصہ اسے دینا ہوگا۔ اس کی نظروں کے سامنے ہرے ہرے خوشے جھوم اٹھے۔	2½
	(iii) احتشام حسین نے آزاد اور خوجی کے کرداروں میں مختلف پہلوؤں کی نشان دہی کی ہے۔ ان دونوں کرداروں میں کچھ منفرد خصوصیات ہیں اور کچھ مماثل ویکساں بھی۔ احتشام حسین کے مطابق آزاد کے کردار کی نمایاں خصوصیات ہیں: وہ عالم وفاضل ہے، بہادر ہے، اعلیٰ اوصاف کا حامل ہے، اس میں بلندیِ فکر بھی ہے۔ عاشق مزاجی اور بذلہ سنجی بھی معیاری اور بلند سطحی ہے۔ خوجی کے کردار کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں: وہ عالم و فاضل تو نہیں لیکن اپنی علمیت کا اظہار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بہادر تو نہیں لیکن بہادری کے شوشے خوب چھوڑتا ہے۔ خوجی کی علمیت بناوٹی، بے سلیقہ پن کا شکار ہے۔ خوجی کے کردار کی ظاہر داری اپنے عہد کی زوال آمادہ تہذیب کا علم بردار ہے۔	2½
	(iv) اس بلیغ جملے میں خواجہ حسن نظامی نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے کہ انسان عام طور پر دوسرے انسان کو تکلیف دینے میں کوئی تکلف نہیں برتتا۔ جانور عام طور پر ایسا نہیں کرتے۔ مچھر اپنی فطرت	2½

کل نمبر= 5	کے خلاف انسان کے پاس رہنے والے جانوروں کو بھی اپنا دشمن سمجھ کر کاٹ رہا ہے محض اس خیال کے تحت کہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ پہلو بھی ہے کہ انسان کا خون چوستے چوستے مچھر میں بھی انسانی خصلت پیدا ہو گئی اور اسے بھی اپنی مخلوق کے دوسرے جانوروں کا خون چوسنے میں کوئی قباحت نہیں محسوس ہوتی اور انھیں بھی اپنا دشمن تصور کرتا ہے۔	
	حصہ (ب) درج ذیل شعری حصوں میں سے کسی ایک کو پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔ 10 **(الف)** ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں آئینہ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ سمجھے گا زمانہ تیری آنکھوں کے اشارے دیکھیں گے تجھے دور سے گردوں کے ستارے ناپید تیرے بحرِ تخیّل کے کنارے پہنچیں گے فلک تک تیری آہوں کے شرارے تعمیرِ خودی کر، اثرِ آہِ رسا دیکھ (i) یہ بند کس نظم سے لیے گئے ہیں اور اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟ (ii) شاعر کے مطابق انسان کے تصرف میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ (iii) ''آئینہ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ (iv) آسمان پر چمکنے والے ستارے انسان کو دور سے کیوں دیکھیں گے؟ (v) تعمیرِ خودی کا کیا مطلب ہے؟	4

(ب)

جب لگیں زخم تو قاتل کو دعا دی جائے
ہے یہی رسم تو یہ رسم اٹھا دی جائے

دیتے ہیں سراغ فصلِ گل کا
شاخوں پہ جلے ہوئے بسیرے

حسن و عشق کی لاگ میں اکثر چھیڑ اُدھر سے ہوتی ہے
شمع کا شعلہ جب لہرایا اُڑ کے چلا پروانہ بھی

اب بھاگتے ہیں سایۂ عشقِ بتاں سے ہم
کچھ دل سے ہیں ڈرے ہوئے کچھ آسماں سے ہم

منزلِ عشق پہ یاد آئیں گے کچھ راہ کے غم
مجھ سے لپٹی ہوئی کچھ گردِ سفر بھی ہوگی

(i) شاعر کس رسم کو اٹھانے کی بات کر رہا ہے؟

(ii) شاخوں پہ جلے ہوئے بسیرے کس بات کا پتہ دیتے ہیں؟

(iii) حسن و عشق کی لاگ میں کیا ہوتا ہے؟

(iv) شاعر عشقِ بتاں سے کیوں بھاگتا ہے؟

(v) راہ کے غم سے کیا مراد ہے؟

جواب:

(الف)

(i) نظم کا نام — ''روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے'' 2

شاعر کا نام — اقبال

	(ii)	بادل، گھٹائیں، آسمان، خاموش فضائیں، کوہ(پہاڑ)، صحرا(جنگل، بیابان)، سمندر اور ہوائیں۔	2
	(iii)	اس مصرعہ میں شاعر نے انسان کی عظمت و سربلندی، اس کی تخلیق کے مقصد، دنیا کی مختلف چیزوں کا اس کے تصرف میں ہونے، اپنے علم و حکمت اور جدوجہد سے اس کائنات کی تسخیر کرنے اور تمام مخلوقات پر اپنی برتری کو ثابت کرنے کا احساس دلایا ہے۔	2
	(iv)	آسمان پر چمکنے والے ستارے انسان کو دور سے دیکھ کر رشک کریں گے اس لیے کہ اُسی کی خاطر یہ زمین و آسمان بنائے گئے اور اس کائنات کو انسان اپنے حرکت و عمل سے خوب سے خوب تر بنائے گا۔	2
	(v)	اقبالؔ فکر اور فلسفے کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں خودی کا ایک واضح تصور ہے۔ تعمیرِ خودی کا مطلب ہے کہ انسان اپنی تخلیق کے مقصد کو سمجھے، اپنی خداداد صلاحیتوں کو پہچانے اور ان کے مطابق اپنی شخصیت کو ڈھالے۔	2 **کل نمبر= 10**
		(ب)	
	(i)	شاعر زخم کھا کر بھی قاتل کو دعا دینے کی پرانی رسم کو اٹھانے کی بات کہہ رہا ہے۔ یعنی ظلم کے باوجود بھی ظالم کی پذیرائی کرنے کی رسم کو اب ختم کرنے کی بات کر رہا ہے چاہے وہ حکمراں کا محکوم پر ظلم ہو یا معشوق کا عاشق پر۔	2
	(ii)	شاخوں پر جلے ہوئے بسیرے فصلِ گل کا سراغ دیتے ہیں۔ یعنی یہاں زندگی کی کبھی رونقیں تھیں اور اب سب کچھ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ مگر اس میں امید کا پہلو ہے۔ آج اگر بسیرے جل گئے آبادیاں ویران ہو گئیں تو کل پھر لوگ بسیں گے آباد ہوں گے۔ زندگی کی وہی رونقیں پھر لوٹ آئیں گی۔	2
	(iii)	حسن و عشق کے معاملے میں ابتدائی اشارہ تو محبوب کی طرف سے ہی ہوتا ہے، اسی اشارے سے طاقت پا کر عاشق حسن پر اپنی جان نثار کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔	2

2 2 **کل نمبر**= 10	(iv) شاعر نہ صرف عشقِ بتاں (حسن والوں) سے بلکہ ان کے سائے سے بھی اس لیے بھاگتا ہے چوں کہ اس کا دل ان کی محبت میں پیش آنے والی تکلیفوں سے خوف زدہ ہے۔ نہ صرف دل بلکہ وہ آسمان سے بھی ڈرتا ہے۔ ہماری شعری روایت میں یہ خیال عام تھا کہ دنیا کے مصائب آسمانی گردش کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔ شاعر کو ڈر ہے کہیں خدا کے عشق سے ہٹ کر غیر سے محبت اسے کسی مصیبت میں مبتلا نہ کر دے۔ (v) راہ کے غم سے مراد ہے وہ غم اور تکالیف جو منزل مقصود تک پہنچنے کی راہ میں برداشت کی ہیں۔	
5	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100) الفاظ میں لکھیے۔ 5 (i) نظم طباطبائی نے ''گورِ غریباں'' میں زندگی کی کس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے؟ (ii) حالی کی شاعرانہ خصوصیات کیا ہیں؟ **جواب:** (i) نظم طباطبائی نے انگریزی زبان کے شاعر تھامس گرے کی نظم "Elegy Written in a Country Church Yard" کا اردو میں ''گورِ غریباں'' کے نام سے منظوم ترجمہ کیا ہے۔ اس میں دنیا کی بے ثباتی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یعنی زندگی کا انجام موت ہے۔ امیر، غریب، ادنیٰ، اعلیٰ ہر ایک کو فنا ہونا ہے۔ ایک نہ ایک دن سب کو اس کی زد میں آنا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں بھی خاک میں مل جائیں گی اور باقی رہ جائیں گے صرف اس کے اچھے کام اور اس کی محبتیں۔ اس لیے انسان کو کسی بھی طرح کا غرور اور گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسے ایک دن موت کا مزہ ضرور چکھنا ہے۔	5

	(ii)	الطاف حسین حالی(1837–1914)اردو ادب میں خاص مقام کے مالک ہیں۔وہ اردو کے پہلے تنقید نگار اور سوانح نگار ہیں۔وہ قادرالکلام نظم گو شاعر ہیں۔ ان کی غزلوں کا دھیما لب و لہجہ آج بھی دل کو چھو جاتا ہے۔ان کی شاعری کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں: **لہجے کا دھیما پن:** حالی اپنی بات دھیمے لب و لہجے میں بیان کرتے ہیں جو دل پر اثر کرتا ہے اور اس کی تاثیر دیر تک قائم رہتی ہے۔ **پاکیزہ جذبات:** حالی کے عشق کے معاملات اور دل کی واردات کے بیان میں عامیانہ پن نہیں ہے بلکہ وہ ایک باوقار عاشق کی طرح اپنے جذبات و احساسات کو بیان کرتے ہیں۔البتہ کبھی کبھی وہ محبوب سے شوخی کے لہجے میں بھی بات کر لیتے ہیں۔ **زبان و بیان:** حالی کی زبان صاف ستھری اور رواں ہے جس میں محاورے کی چاشنی لذت کو بڑھا دیتی ہے۔ **مبالغے سے پرہیز:** حالی جذبات و احساسات کی سچی پیش کش کے قائل تھے۔ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ان کی طبیعت میں نہیں تھا اور یہی ہمیں ان کی شاعری میں بھی نظر آتا ہے۔ مجموعی طور پر حالی جدید شاعری کی نمائندگی کرتے ہیں۔ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔ان کی شاعری میں اصلاحی مقاصد کارفرما ہیں۔ان کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ 'مسدسِ حالی'، 'مناجاتِ بیوہ'، 'برکھارت' اور 'حبِّ وطن' ان کی بہترین نظموں میں شمار کی جاتی ہیں۔	5 **کل نمبر** = 5

	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 5 (i) سرخ پرچم کس بات کی علامت ہے؟ (ii) نظم 'زندگی سے ڈرتے ہو' میں کیا پیغام ملتا ہے؟ (iii) آرزو لکھنوی کے شاعرانہ امتیازات بیان کیجیے۔ (iv) رستے میں ڈیرے جما لینے کا کیا مطلب ہے؟ **جواب:**	6
2½	(i) چوں کہ علی سردار جعفری کا تعلق کمیونسٹ پارٹی سے ہے اور لال نشان کمیونسٹ پارٹی کی علامت ہے۔ لہٰذا علی سردار جعفری نے اپنی نظم ''وقت کا ترانہ'' میں سرخ پرچم کو انقلاب کی علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔ جہاں سامراجیت اور شہنشاہیت کے خلاف عوام کی سیاسی بیداری، ظلم و زیادتی اور استحصال کے خلاف مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کا علم بغاوت بلند کرنا مقصود ہے۔	
2½	(ii) ''زندگی سے ڈرتے ہو'' ن م راشد کی ایک نمائندہ نظم ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کی اس کائنات میں مرکزی حیثیت ہے۔ اسے اپنی ذمے داریوں کو سمجھنا چاہیے اور زندگی کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے اور انسان کو اپنی کوششوں سے ان امکانات کو حقیقت میں بدلنا چاہیے۔ اس نظم میں حال کی اہمیت اور معنویت پر زور ہے۔ حال کو بہتر بنانے اور سنوارنے پر زندگی کی خوشیوں کا دار و مدار ہے۔ ماضی پر ماتم کرنے یا مستقبل کے حسین خواب میں گم ہو جانے کے بجائے انسان کو حال کی فکر کرنی چاہیے۔ حال ہمارے سامنے ہے اور اسی کو بہتر بنانے سے انسان کی زندگی روشن ہوتی ہے۔	

2½ 2½ **کل نمبر**= 5	(iii) آرزو لکھنوی ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ نظم ہو یا نثر، گیت ہو یا غزل انھوں نے ہر جگہ اپنے فنی کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ان کی شاعرانہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔ • ان کی شاعری میں دردانگیزی، یاس اور رنج والم کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ • ان کی شاعری میں ایک طرف متانت اور سنجیدگی ہے تو دوسری طرف شوخی اور ادا بندی بھی ہے۔ انھوں نے محاورات اور کہاوتوں کا استعمال بخوبی کیا ہے۔ • انھوں نے اپنی شاعری میں شگفتہ اور مترنم بحروں کا استعمال، نرم اور شیریں الفاظ کا انتخاب کیا ہے اور نئی نئی تراکیب وضع کی ہیں۔ • عربی فارسی کے الفاظ کے بجائے ان کی شاعری میں ہندی کے سبک و شیریں الفاظ کا استعمال ملتا ہے۔ (iv) رستے میں ڈیرے جمالینے کا مطلب ہے اپنی شکست کا اعتراف کرنا۔ مثلاً ہر انسان اپنی زندگی کا کوئی نہ کوئی نصب العین طے کرتا ہے اور مستقبل میں کسی منزل تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہر انسان اپنے نصب العین تک پہنچ پائے۔ ایسی صورت جو کچھ اسے مل جاتا ہے اسی پر قناعت کرلیتا ہے۔ اسی قناعت اور اعترافِ شکست کو شاعر ''رستے میں جمالیے ہیں ڈیرے'' کہہ رہا ہے۔	
	حصہ (ج) درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100) الفاظ میں لکھیے۔ 4 (i) ناول ''بیوہ'' کے ذریعے پریم چند ہمیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ (ii) کہانی 'کلرک کی موت' کا خلاصہ لکھیے۔	7

	جواب:	
4	(i) ہندوستان کے سماج میں بیوہ عورتوں کا برا حال تھا۔ خاص طور سے ہندوؤں میں ودھوا کو سماج کے باہر کا مانا جاتا تھا اور اس کو ستایا جاتا تھا۔ پریم چند نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے بیوہ عورتوں کو سماج میں عزت ملنی چاہیے جس طرح مسلمانوں اور عیسائیوں میں بیوہ کی دوسری شادی کا رواج ہے اسی طرح ہندوؤں میں بھی دوسری شادی ہونی چاہیے۔ اس لیے پریم چند نے بھی اس رواج کو ختم کرنے کی پہل کی۔ انھوں نے اپنی دوسری شادی ایک ودھوا عورت سے کی تھی صرف یہ بتانے کے لیے کہ ودھوا عورت سے شادی کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ پریم چند نے اس میں یہ بتایا ہے کہ برائی کو دور کر کے بیوہ عورتوں کی مدد کرنی چاہیے اور سماج میں ان کو عزت دینی چاہیے اور ان کو ہر طرف سے مدد کرنی چاہیے۔	
4	(ii) **'کلرک کی موت' کا خلاصہ** چیرویاکوف ایک معمولی کلرک تھا۔ ایک مرتبہ دوربین کی مدد سے 'لے کلوشس دے کارنویل' نام کا کھیل دیکھ رہا تھا۔ اسی بیچ اس کو چھینک آئی تو اس کی چھینٹیں آگے والی سیٹ پر بیٹھے شخص کے سر پر پڑی۔ اس پر چیرویاکوف بہت شرمندہ ہوا کیوں کہ وہ شخص کسی محکمے کا افسر تھا۔ اس نے دستانوں سے اس آلودگی کو صاف کیا۔ چیرویاکوف کو یہ دیکھ کر شرمندگی ہوئی اور کھیل کے دوران ہی اس شخص سے معافی مانگی لیکن افسر نے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔ چیرویاکوف پھر کھیل دیکھنے لگا، گرچہ ندامت کی وجہ سے بار بار معذرت کی مگر تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ گھر آنے پر بیوی سے قصہ بیان کیا۔ جب وہ دوسرے دن افسر کے دفتر میں معذرت کے لیے گیا۔ اسے دیکھ کر افسر غصے سے نیلا پڑ گیا اور اس کو باہر نکال دیا۔ اس کو احساسِ شرمندگی ہوا اور وہ ہانپتا کانپتا گھر پہنچا اور سرکاری وردی پہنے ہوئے صوفے پر لیٹ گیا اور مر گیا۔	
کل نمبر = 4		

	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 6 (i) افسانہ ''جلتی جھاڑی'' میں بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی کس انداز میں کی گئی ہے؟ (ii) ڈرامے کے اجزائے ترکیبی کی وضاحت کیجیے۔ (iii) انشائیہ ''مرحوم کی یاد میں'' مرحوم کس کو کہا گیا ہے اور کیوں؟ (iv) افسانہ 'جنم دن' کا مرکزی خیال کیا ہے؟ **جواب:**	8
3	(i) مچھوارہ ایک بزرگ آدمی ہے، منھ میں پائپ دبی ہوئی بالکل خاموش بے حس و حرکت ایک چھوٹی سی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس کے ہاتھ میں مچھلی پکڑنے کا کانٹا تھا اور وہ خود ایک کوٹ پہنے ہوئے تھا لیکن اس کا دھیان مچھلی یا کانٹے کی جانب نہ ہو کر جزیرے سے پرے شہر کے پلوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ رہ رہ کر منھ میں دبی پائپ ہِل اٹھتی تھی۔	
3	(ii) **ڈرامے کے اجزائے ترکیبی** 1–پلاٹ، 2–کردار، 3–مکالمے، 4–مرکزی خیال، طریقہ پیش کش **پلاٹ:**– قصہ یا واقعہ کے تراش و خراش کے بعد جو چیز سامنے آتی ہے اس کو پلاٹ کہتے ہیں۔ اسی پلاٹ پر پورے ڈرامے کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ پلاٹ چست، مختصر اور موثر ہونا چاہیے۔ **کردار:**–ڈرامے میں جو شخصیات عملی طور پر اپنے قول و فعل کے ذریعے واقعات کو متاثر کرتے ہیں اسے کردار کہتے ہیں۔ اچھے ڈرامے میں جو کردار تخلیق کیے جاتے ہیں وہ زندگی سے قریب اور فطری ہوتے ہیں۔ **مکالمہ:**– کرداروں کی بات چیت سے کہانی آگے بڑھتی ہے اسی کو مکالمہ کہتے ہیں۔ مکالمے کرداروں کی مناسبت سے ہوں، مختصر اور موثر اور کہانی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوں۔	

3 3 **کل نمبر** = 6	**مرکزی خیال:**– مرکزی خیال کو ڈرامے کا نظریۂ حیات بھی کہہ سکتے ہیں۔ مرکزی خیال کو موثر انداز میں پیش کرنا ہی ڈرامے کی کامیابی ہے۔ **طریقۂ پیش کش:**– طریقۂ پیش کش ڈرامے کا ایک اہم جزو ہے۔ ایک اچھا ہدایت کار اپنی ہدایت کے ذریعے ایک اوسط درجے کے ڈرامے کو اعلا پایہ کا ڈرامہ بنا دیتا ہے اور ایک ناقص ہدایت کار ایک بہترین ڈرامے کو بھی بے کار اور پُھس پُھسا بنا دیتا ہے۔ (iii) مرحوم ''سائیکل'' کو کہا گیا ہے کیوں کہ سائیکل بہت ہی بوسیدہ اور بہت پرانے زمانے کی تھی۔ جام پڑی ہوئی تھی۔ اس میں تیل ڈالنے کے بعد اس کو چلانے کی کوشش کی تو وہ چوں، چرا کی آواز، گدّی کبھی نیچے اور کبھی اوپر ہو جاتی تھی۔ پہیہ الگ ہو گیا۔ اسی لیے اس کو مرحوم کہا گیا ہے۔ کیوں کہ نہ وہ بک سکتی تھی اور نہ ہی اس کی مرمت کرائی جا سکتی تھی۔ (iv) **جنم دن کا مرکزی خیال** افسانہ 'جنم دن' ایک مصنف کی معاشی تنگ دستی کو بیان کر رہا ہے۔ پبلشر اس سے کہانیاں لکھواتے ہیں لیکن اس کو اس کی اجرت تک نہیں دیتے۔ قرض دار ہے۔ کپڑے تک دوسروں سے مانگ کر پہنتا ہے۔ جب کہ اپنے 'جنم دن' پر ایک چائے تک پینے کے لیے اس کے پاس پیسہ نہیں۔ تنگ دستی کی وجہ سے خود کشی کرنے پر آمادہ ہے مگر ایک دوسرے ملازم لڑکے سے دو آنے قرض مل جاتے ہیں جس سے وہ ایک آنہ اپنے ساتھی لیڈر دوست کو دیتا ہے تاکہ وہ مزدوروں کے جلسے کی صدارت کر سکے۔ وہ مزدوروں کو ایک پیغام بھیجتا ہے ''ہر جگہ انقلاب کے شعلے بھڑکا دو۔ موجودہ سماجی نظام کو جلا کر راکھ کر دو اور ایک نئی دنیا پیدا کرو''	
	15 درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیے۔ (i) دبستانِ لکھنؤ کی شاعرانہ خصوصیات کیا ہیں؟	9

	(ii) ترقی پسند تحریک پر تعارفی نوٹ لکھیے۔ (iii) افسانہ نگاری کی روایت اور اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ (iv) مزاح نگاری میں پطرس بخاری کا مقام کیا ہے؟ (v) تنقیدی مضمون کسے کہتے ہیں؟ **جواب:** (i) **دبستانِ لکھنؤ کی شاعرانہ خصوصیات** a) دبستان کا تعارف b) دبستان لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات (حسن و عشق کی داستانیں، محبوب کی سراپا نگاری، شاعری میں بے باکی، خارجیت وغیرہ) c) دبستانِ لکھنؤ کے اہم شعرا کے نام (ناسخ، آتش، میر انیس، دبیر)		5
	(ii) **ترقی پسند تحریک** a) ترقی پسند تحریک کا آغاز وارتقا b) ترقی پسند تحریک کی ادبی خدمات c) اہم مصنفین کے نام (سید احتشام حسین، فراق گورکھپوری، سجاد ظہیر وغیرہ)		5

	(iii) **افسانہ نگاری کی خصوصیات**	
5	a) افسانہ کا تعارف بطور صنف b) افسانہ نگاری کا آغاز b) اہم افسانہ نگار (پریم چند، کرشن چندر، حیات اللہ انصاری، سعادت حسن منٹو)	
	(iv) **مزاح نگاری میں پطرس بخاری کا مقام**	
5	a) مزاح نگاری کا تعارف b) پطرس بخاری کا طرز تحریر c) پطرس بخاری کے مضامین	
5 **کل نمبر** = 15	(v) **تنقیدی مضمون:**—وہ مضمون جس میں کسی ادبی صنف، ادبی تخلیق یا کسی ادبی نظریے کے مختلف پہلوؤں پر رائے زنی کی جائے تنقیدی مضمون کہلاتا ہے۔ ادب میں تنقید کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس میں ادبی تخلیقات کی خوبیوں اور خامیوں کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر فن کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کی روشنی میں فنی ادب کی جانچ کی جاتی ہے۔ جب ہم کسی ادبی تخلیق کو پڑھتے ہیں تو وہ ہمیں متاثر کرتی ہے۔ یہ تاثر اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی۔ یہ تاثر وقتی بھی ہو سکتا ہے اور مستقل بھی۔ تنقید کے ذریعے ادبی تخلیق کے بارے میں سوچی سمجھی رائے دی جاتی ہے۔	
	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10 (i) اردو زبان کے آغاز سے متعلق کوئی دو نظریات تفصیل سے لکھیے۔ (ii) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟	10

	(iii) انشائیہ نگاری کی تعریف اور روایت پر روشنی ڈالیے۔ (iv) اقبال کی شاعری کے امتیازات کیا ہیں؟ **جواب:** (i) **اردو زبان کے آغاز سے متعلق کوئی دو نظریات**	
5	▪ اردو زبان کی ابتدا ــــ تعارف ▪ محمد حسین آزاد کا نظریہ ▪ محمود شیرانی کا نظریہ ▪ مسعود حسین خاں کا نظریہ ▪ دیگر نظریات	
	(ii) **فورٹ ولیم کالج کے مقاصد**	
5	▪ فورٹ ولیم کالج ــــ تعارف ▪ قیام ▪ مقاصد	
	(iii) **انشائیہ نگاری کی تعریف اور روایت**	
5	▪ انشائیہ نگاری کی تعریف ▪ انشائیہ نگاری کی ابتدا ▪ مشہور انشائیہ نگار	

5 کل نمبر= 10	(iv) **اقبال کی شاعری کے امتیازات** ▪ اقبال کا تعارف ▪ اقبال کی شاعری کی خصوصیات ▪ اردو شاعری میں اقبال کا مقام		
	درج ذیل سوالات کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ 5 (i) کہانی 'کلرک کی موت' کا تخلیق کار کون ہے؟ (a) بلونت سنگھ (b) چخف (c) سریندر پرکاش (ii) ان میں سے کون شاعر نہیں ہے؟ (a) غالبؔ (b) اخترالایمان (c) قرۃالعین حیدر (iii) خوجی کس ناول کا کردار ہے؟ (a) فسانۂ آزاد (b) فسانۂ عجائب (c) فسانۂ مبتلا (iv) 'مرحوم کی یاد میں' کس کا انشائیہ ہے؟ (a) خواجہ حسن نظامی (b) پطرس بخاری (c) کرشن چندر	11	

	(v) 'پودے' کا تعلق ادب کی کس صنف سے ہے؟ (a) سفرنامہ (b) سوانح (c) رپورتاژ **جواب:** (i) (b) **بچے خف** (ii) (c) **قرۃ العین حیدر** (iii) (a) **فسانۂ آزاد** (iv) (b) **پطرس بخاری** (v) (c) **رپورتاژ**	1 1 1 1 1 **کل نمبر**= 5